# Al-Azhār

**Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)**

**ISSN (Print): 2519-6707**

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/349

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.349

| | |
|---|---|
| **Title** | Source of income of the Companions of Holy Prophet (PBUH) |
| **Author (s):** | Asiya Durrani, Dr.Sahibzada Baz Mohammad and Dr. Jahanzeb rana |
| **Received on:** | 26 June, 2021 |
| **Accepted on:** | 27 May, 2022 |
| **Published on:** | 25 June, 2022 |
| **Citation:** | Asiya Durrani, Dr.Sahibzada Baz Mohammad and Dr. Jahanzeb rana, "Construction: Source of income of the Companions of Holy Prophet (PBUH)," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 134-153 |
| **Publisher:** | The University of Agriculture Peshawar |

Click here for more

# صحابہ کرامؓ کی آمدنی کے ذرائع ووسائل

# Source of income of the Companions of Holy Prophet (PBUH)

*آسیہ درانی

**ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد

***ڈاکٹر جہانزیب رانا

*ABSTRACT*

*The example of Prophet's Companions is of those shining stars, thanks to which Muslims today got Iman, Quran and Sunnah of Prophet (P.B.U.H). These Companions spent their entire lives into submission of Prophet Mohammad (S.A.W) and left behind such examples that to this day, Islam has been followed in their footsteps. Among these companions were both masters and slaves, traders and laborer's, even the agricultural profession. These were the people who were counted amongst the greatest personalities in the world and what could be more fortunate than that they were given the good news of heaven while walking on earth. Allah (SWT) says in Holy Quran: "These are the people, Allah has tested their hearts, there is forgiveness and great reward for them". The source of income of these companions was collective as well as personal contribution, from which they supported their families and participated in helping poor and needy. The incomes of companions can be divided into two parts: (1): Personal Income, (2): Collective Income. This article will review the personal and collective income of companions, in order to disprove the idea that the income of the companions depended on the spoils of war. Along with preaching jihad and religion, they carried out economic activities as well.*

**Key words**: *Companions, Traders, Laboure's, Personal Income, Collective Income*

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اینڈ منیجمنٹ سائنسز، کوئٹہ

**سابقہ چیئرمین، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

***اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، اسراء یونیورسٹی حیدر آباد، سندھ

تعارف:

دین صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ عبادات اور معاملات کے مجموعہ کا نام ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی حیات مبارک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور خوشنودی میں گزار دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک سے والہانہ محبت وعقیدت تھی۔ انہیں آپ ﷺ کی ایک ایک ادا محبوب تھی اور ہر وقت پروانوں کی طرح رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے رہتے تاکہ اسلام کی وہ تعلیمات حاصل کریں جو دُنیا اور آخرت دونوں جہاں کی کامیابی کا ضامن ہو۔ عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات کی ادائیگی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ معاشی سرگرمیاں بھی سرانجام دیتے تھے۔

صحابہ کرامؓ کی آمدنیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ا۔ ذاتی آمدنیاں ۲۔ اجتماعی و سرکاری آمدنیاں

اس آرٹیکل میں صحابہ کرام کی ذاتی اور اجتماعی آمدنیوں کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ اس خیال کو غلط ثابت کیا جائے کہ صحابہ کرامؓ کی آمدن کا دارومدار مال غنیمت پر تھا۔ جہاد اور دین کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ معاشی سرگرمیاں بھی انجام دیتے تھے۔

صحابہ کرامؓ کی ذاتی آمدنیاں

ا۔ تجارت

مکہ کے لوگ زیادہ تر تاجر تھے اور ان کی آمدن کا ذریعہ تجارت تھی۔ کیونکہ مکہ کی زمین زرخیز نہیں تھی جس پر کھیتی باڑی کی جاسکے۔ اکثر صحابہ کرامؓ تجارت کر کے اپنے گھرانوں کی معاشی کفالت کرتے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ کے معروف ومشہور تاجر تھے۔ اور کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ:

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں جہاد کے علاوہ جو جگہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے کہ وہاں مجھے موت آئے کہ میں اپنے کجاوہ کے درمیان میں بیٹھا ہوا ہوں اور اللہ کا فضل (روزی) طلب کر رہا ہوں، یعنی ایسی حالت میں مجھے موت آجانا جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ تمام حالتوں سے بہتر ہے پھر حضرت عمرؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾[2]

حضرت عثمان بن عفانؓ بھی مشہور تاجر تھے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بھی کپڑوں کی تجارت کرتے

تھے۔ آپؓ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ اس موقع پر آپؓ تجارت کے سلسلے میں شام گئے ہوئے تھے۔[3] صحابہ کرامؓ کپڑوں کی تجارت کے علاوہ عطر بھی فروخت کرتے۔زعفران، مشک اور عنبر یہ خوشبوئیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھیں، صحابہ کرامؓ ان خوشبوؤں کو استعمال کرتے، ان خوشبوؤں کی تجارت ہوا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بھی مشک و عنبر استعمال فرماتے تھے۔[4]

ابو داود کی ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی پر سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ: "تم غلہ کیسے بیچتے ہو؟" اس آدمی نے آپ ﷺ کو غلہ بیچنے کا طریقہ بتایا۔ آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی کہ اپنا ہاتھ اس غلہ کے ڈھیر میں داخل کریں، جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس غلہ (کے ڈھیر) میں داخل کیا تو وہ تر تھا (یعنی غلہ اوپر سے خشک تھا اور اندر سے تر تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"[5]

ان تجارتی کاروبار کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کا ایک طبقہ مالدار اور دولت مند تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، ابو عبیدہ بن جراحؓ، حضرت عباسؓ بن عبد المطلب، عبد اللہ بن عمرؓ اور دیگر مہاجرین و انصار کے ہزار ہزار اُونٹوں کے تجارتی قافلے چلتے تھے اور ان کی تجارت بہت وسیع پیمانے پر ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے مکہ اور مدینہ منورہ میں کاروبار عروج پر تھا۔ یہ تاریخی واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے کسب معاش کے لیے مختلف طریقوں کو اپناتے ہوئے تجارتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔

## ۲۔ گلہ بانی

جزیرۃ العرب کے عام باشندوں کی آمدنی کا ذریعہ گلہ بانی تھا۔ اُونٹ اور بھیڑ، بکریاں پالتے تھے۔ انہیں جانوروں کا دودھ پیتے، ان کا گوشت کھاتے، ان کے چمڑوں کو بطور خیمہ اور فرش کے استعمال کرتے اور کپڑے اور اُون بُنتے۔ مالدار طبقے کے پاس ہزاروں کی تعداد میں اُونٹ، بکریاں ہوتی تھیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ رسول اللہ ﷺ کے اُونٹ چرایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اُونٹوں کو چرانے میں صحابہ کرامؓ کی باریاں مقرر کی تھیں۔ جب حضرت مغیرہؓ کی باری ہوتی تو آپ ﷺ کے اُونٹ چرایا کرتے تھے۔[6]

ابن عبد البر نے الاستعاب میں ایک روایت نقل کی ہے:

> "رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر وہاں کے قلعوں کا محاصرہ کر رکھا تھا تو اس موقع پر حضرت اسلم حبشیؓ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس ایک یہودی کی بکریاں تھیں جنہیں وہ اُجرت پر چرایا کرتے تھے، وہ اس یہودی کے پاس اجیر تھے۔ حضرت

اسلم حبشیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے تو آپ ﷺ نے ان کو اسلام کے بارے میں بتایا جنہیں سن کر وہ مسلمان ہو گیا۔"(7)

عہد رسالت اور عہد خلفائے راشدین میں صحابیات بھی بکریاں چرایا کرتی تھیں۔ حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میرے پاس ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن وہ گئی تو اس کی ایک بکری بھیڑیا کھا گیا میں بہر حال انسان تھا مجھے افسوس ہوا اور لونڈی کے چہرہ پر طمانچہ مار دیا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے میرے اس عمل کو اچھا نہیں سمجھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے کر آؤ، میں لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ بولی آسمان میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آزاد کر دو، یہ ایمان والی ہے۔"(8)

آپ ﷺ نے بکریاں چرانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ پیشہ اختیار کرنے میں کوئی عیب نہیں اور متعدد صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ صحابیات بھی اس پیشہ سے وابستہ تھیں۔

الاصابہ میں انیسہ بنت خبیب کے بارے میں مذکور ہے کہ انیسہ بنت خبیب کے بارے میں ان کے بھتیجے خبیب بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے اپنی پھوپھی جان انیسہ سے سُنا، فرماتی ہیں: ہم قبیلہ کی بچیاں اپنی بکریاں لے کر حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچ جایا کرتی تھیں۔"(9)

عرب میں اس وقت انسانی آبادی کم تھی اس لیے ان کا زیادہ انحصار جانور پالنے پر تھا۔ اُونٹ، بھیڑ اور بکریوں کا دودھ پیتے اور ان کا گوشت کھاتے اور ان کی کھالوں سے خیمے اور دوسری ضرورت کی اشیا بناتے۔ قبیلے کے سرداروں کے پاس ہزاروں کی تعداد میں اُونٹ، بھیڑ اور بکریاں ہوتی تھیں۔ ن جانوروں کی خرید وفروخت سے صحابہ کرامؓ کی بہت سی معاشی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔ صحابہ کرامؓ کے پاس جانوروں کی کثرت تھی۔

3۔ کاشت کاری

صحابہ کرامؓ کا ذرائع معاش میں سے ایک اہم ذریعہ زراعت اور کاشت کاری تھا۔ صحابہ کرامؓ اپنی زمینیں خود کاشت کرتے تھے یا زمینداروں کی زمینیں بٹائی پر لے کر کاشت کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرامؓ باغات کے مالک تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی معاشی حالت اچھی تھی۔ اس خوشحالی کی بنا پر ان میں انفاق اور سخاوت کا جذبہ بھی بہت زیادہ تھا۔

صحیح مسلم کی ایک روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اصحاب کرامؓ کے پاس زمینیں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو تو اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔"(10)

گویا آپ ﷺ نے تلقین فرمائی کہ اگر کوئی خود کھیتی باڑی کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو اسلامی اُصولوں کے مطابق کسی ایسے شخص کو زمین دے جو کاشتکاری کی اہلیت رکھتا ہو۔ صحابہ کرامؓ میں کھیتوں کام کرنے کا کافی رجحان پایا جاتا تھا اگر ان کی اپنی ذاتی زمینیں اور کھیت نہ بھی ہوتے تو دوسروں کے کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ سعید بن مسیب علیہ رحمہ بیان کرتے ہیں کہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لوگ کہتے کہ ابو ہریرہؓ کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ: مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس کی طرح احادیث روایت نہیں کرتے، میں ابھی تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میرے انصاری بھائیوں کو ان کے زمینوں کے کام نے مشغول کر رکھا تھا اور میرے مہاجرین بھائیوں کو ان کے بازاروں میں تجارت نے مشغول کر رکھا تھا اور میں نے اپنے پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لازم کر لیا تھا"۔(11)

4۔ مزدوری

صحابہ کرامؓ اُجرت پر مزدوری بھی کرتے تھے اور اپنے خاندان کے ساتھ ساتھ دوسرے غریب لوگوں کی بھی معاشی طور پر مدد کرتے تھے۔ سنن النسائی کی روایت ہے حضرت ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تھے، ہم میں سے کسی کے پاس کچھ موجود نہیں ہوتا تھا کہ جسے وہ صدقہ کریں، یہاں تک کہ وہ بازار جاتا اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھاتا یعنی محنت

مزدوری کرتا اور کماتا اور ایک مد کھانا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو دے دیتا۔"(12)

الاستعاب میں ابن عبد البر حضرت ابو عقیلؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"حضرت ابو عقیلؓ نے دو صاع کھجوروں کے عوض اپنی پیٹھ پر پانی لاد کر دوسری جگہ منتقل کیا اور ایک صاع کھجوریں اپنے اہل و عیال کے لیے رکھی اور ایک صاع کھجوریں صدقہ کیں۔"(13)

ابو قاسم طبرانی نے المعجم الاوسط میں حضرت کعب بن عجرہؓ کی روایت نقل ہے جس کا مفہوم یوں ہے:

"حضرت کعب بن عجرۃؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو متغیر دیکھا (یعنی بھوک کی وجہ سے کمزوری کے آثار نظر آرہے تھے) میں وہاں سے گیا تو ایک یہودی کا اپنے اُونٹ کو پانی پلانے کا ارادہ تھا، میں نے اس اُونٹ کو ہر ڈول کے عوض ایک کھجور پر پانی پلایا اس طرح میں نے کچھ کھجوریں جمع کی جنہیں لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔"(14)

حضرت جہجاہ بن سعیدؓ غزوہ مریسع کے موقع پر حضرت عمر فاروقؓ کے اجیر تھے۔(15)

الاصابہ میں ابن حجر عسقلانی خرقا نامی عورت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"وہ حبشیہ عورت تھی جو گھٹلیاں چنتی تھی اور مسجد نبوی سے تکلیف دہ چیز دور کرتی تھی۔"(16)

یعنی کھیتوں میں ان کے کام کی نوعیت مختلف ہوتی تھی مثلاً خواتین کھیتوں میں گھٹلیاں بھی چنتی اور مزدوری بھی کرتی تھیں۔

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی اس بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"یہودی کاشتکاروں، باغ کے مالکوں اور دوسرے پیشہ والوں کے ہاں انصاری خواتین مزدوری کا کام کرتی آرہی تھیں اور اسلامی عہد میں بھی یہود مدینہ کی جلاوطنی کے زمانے تک کرتی رہیں۔"(17)

5۔ معمار

مسجد قبا اسلام کی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے مل

کر مسجد قبا اور مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرمائی۔ حضرت عمار بن یاسرؓ زمانہ اسلام کے سب سے پہلے معمار تھے۔(18)

الاصابہ میں ابن حجر لکھتے ہیں:

"ہجرت مدینہ کے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے مل کر مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرمائی۔ حضرت طلق بن علیؓ بھی صحابہ کرامؓ کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں شریک تھے۔ مسجد کی تعمیر کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو مٹی کے گارے کے قریب کر دو کیونکہ وہ زیادہ جانتا ہے۔"(19)

6۔ لوہار

حضرت خباب بن ارتؓ زمانہ جاہلیت میں لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے۔(20)

صحیح بخاری کی روایت ہے حضرت خباب بن ارتؓ فرماتے ہیں کہ:

"میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا اور میرے کچھ پیسے ایک کافر سردار عاص بن وائل کے ذمے واجب ہو گئے تھے، میں اس کے پاس اپنا قرض وصول کرنے گیا تو اس نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دونگا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کا انکار نہ کرو، میں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کا انکار نہیں کر سکتا یہاں تک کے اللہ تجھے موت دے اور پھر تجھ کو اُٹھائے، عاص بن وائل نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، یہاں تک کہ میں مر جاوں پھر اُٹھایا جاوں اور مجھے مال اور اولاد دی جائے تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ ﴾ (مریم:77-78) "بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کیا ہے کہ: "مجھے مال اور اولاد (آخرت میں بھی) ضرور ملیں گے۔" کیا اس نے عالم غیب میں جھانک کر دیکھ لیا ہے، یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟۔"(21)

7۔ درزی

صحیح بخاری میں ایک ایسے شخص کا ذکر ملتا ہے جو کہ درزی کا کام کیا کرتا تھا۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

" ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا، اس نے آپ ﷺ کے سامنے روٹی، کدو کا شوربہ اور بھنا ہوا گوشت رکھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالے کے چاروں طرف سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اس دن سے برابر کدو کو پسند کرنے لگا۔"(22)

حضرت عثمان بن طلحہؓ جنہیں آپ ﷺ نے بیت اللہ کی چابی عنایت فرمائی تھی درزی کا کام کیا کرتے تھے۔(23)

8۔ سبزی بیچنا

صحابہ کرامؓ اپنی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے اپنے کھیتوں کی سبزیاں بیچا کرتے تھے۔ اس بارے میں اسد الغابہ میں ابن الاثیر لکھتے ہیں:

"حضرت ابوشیبہ الخدریؓ سبزی بیچا کرتے تھے۔"(24)

ایک خاتون کے بارے میں صحیح بخاری کی روایت ہے حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

"ہمارے یہاں ایک خاتون تھیں جن کی اپنی کھیتی تھی وہ نالیوں کے اطراف میں چقندر کی کاشت کیا کرتی تھیں۔ جمعہ کا دن آتا تو وہ چقندر اکھاڑ لاتیں اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں پھر اوپر سے ایک مٹھی آٹا چھڑک دیتیں۔ اس طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتے۔ نماز جمعہ سے واپسی میں ہم انہیں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوتے تو وہ یہی پکوان ہمارے آگے کر دیتیں اور ہم خوب مزے سے کھاتے۔ ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے خواہشمند رہتے تھے۔"(25)

9۔ لکڑہارا

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی اور کہا کہ میں اپنے گھر والوں کو اس حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اگر ان کے پاس واپس گیا تو سخت بھوک کی وجہ سے میرے گھر والے مر چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ گھر جاو، کیا تم اپنے گھر میں کوئی چیز

پاتے ہو؟ وہ شخص اپنے گھر گیا اور ایک ٹاٹ کا کپڑا اور ایک پیالہ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ان دونوں چیزوں کو مجھ سے ایک درہم میں خریدے گا؟ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ میں خریدوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ایک درہم سے زیادہ میں خریدے گا؟ ایک اور شخص نے کہا کہ میں ان دونوں کو دو درہم میں خریدوں گا ۔ آپ ﷺ نے دونوں چیزیں اس شخص کو دے دیں انصاری کو بلا کر فرمایا کہ ایک درہم سے اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خریدے اور ایک درہم سے کلہاڑی خرید و پھر میرے پاس آو، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور کلہاڑی خرید کر واپس آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس وادی کی طرف جاو اور کسی بھی کانٹے اور لکڑی کو مت چھوڑنا اسے کلہاڑی سے کاٹنا اور بازار جا کر بیچنا دس دن بعد واپس میرے پاس آنا۔ اس انصاری نے ویسا ہی کیا اور پھر دس دن بعد واپس آیا اور آپ ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جس کام کا مجھے حکم دیا تھا اس میں اللہ نے برکت ڈالی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کی تم قیامت والے دن اس طرح آو کہ تمہارے چہرے پر مانگنے کا داغ ہو۔"[26]

10۔ بیت المال کا خزانچی

صحابہ کرامؓ کے ذرائع معاش کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ متعدد صحابہ کرامؓ بیت المال کے خزانچی تھے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں بیت المال کے خزانچی تھے۔[27]

الاصابہ میں ابن حجر صحابی رسول ﷺ حضرت بلالؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے خزانچی تھے۔"[28]

الاستعاب میں ابن عبد البر حضرت عبد اللہ بن الارقمؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"حضرت عبد اللہ بن الارقمؓ حضرت عمرؓ کی خلافت میں بیت المال کے خزانچی تھے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بھی دو سال تک بیت المال کے خزانچی رہے، پھر اُنہوں نے استعفیٰ دے دیا۔"[29]

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو عراق کی طرف بھیجا تا کہ وہاں کے لوگوں کو نماز سکھائے اور ان کو دین کے احکام بتائیں اور ان کے بیت المال کے خزانچی مقرر ہوں۔[30]

11۔ عطر فروشی

متعدد خواتین کا ذریعہ آمدن عطر فروشی تھا۔ سیدہ ملیکہ اُم سائب یہ حضرت سائب بن اقرع کی والدہ تھیں اور عطر فروخت کرتی تھیں۔ ابن ماجہ کی ایک روایت ہے حضرت سائب بن اقرع کا بیان ہے کہ:

"میری والدہ حضور ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ملیکہ تجھے مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، فرمایا: کہو، تاکہ میں اسے پورا کر دوں۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کے لیے دُعا فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا فرمائی۔"(31)

12۔ کشیدہ کاری و دستکاری

عہد رسالت اور عہد خلفائے راشدین میں خواتین کشیدہ کاری اور دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔ کشیدہ کاری ان کا ذریعہ آمدن تھا، اس کے ذریعہ زرق حلال کماتی تھیں اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرتی تھیں۔

صحیح بخاری میں زوجہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مذکور ہے حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ:

"میں مسجد میں تھی میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم (خواتین) صدقہ کیا کرو اگرچہ تمہارے زیور سے ہی ہو اور حضرت زینبؓ اپنے خاوند عبد اللہ اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کرتی تھیں۔ اُنہوں نے حضرت عبد اللہؓ سے کہا: "کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ کیا آپ پر اور زیر کفالت بچوں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ کفایت کر جائے گا؟ حضرت عبد اللہؓ نے کہا: تم خود رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی جاو چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو میں نے انصار کی ایک عورت کو دروازے پر موجود پایا اس کی حاجت میری حاجت کی طرح تھی۔ حضرت بلالؓ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کیا اپنے خاوندوں اور زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کرنا کافی ہے؟ اور ہم نے کہا کہ "یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں"۔ حضرت بلالؓ داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت بلالؓ نے عرض کی: "زینب" آپ ﷺ نے فرمایا: "کون زینب"؟ حضرت بلالؓ نے عرض کی: "عبد اللہ کی بیوی" آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کے لیے دو اجر ہیں، ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر"۔(32)

اس دور کی خواتین اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال کو اپنی ذات پر بھی خرچ کرتی تھیں اور اپنے حالات کو بہتر بنانے کے لیے معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں۔ اور ان صحابیات نے مختلف ذرائع آمدن اختیار کیے اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو نہ صرف اپنی ذات پر خرچ کیا بلکہ اس آمدنی کو نیکی کی راہ میں بھی خرچ کرتی رہیں۔

13۔ معالج، حکیم

صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ طب کا علم رکھتے تھے۔ اور علم حاصل کرنے کی غرض سے دوسرے ملکوں کا سفر بھی کرتے تھے۔ اس دور میں بھی کئی صحابہ کرامؓ ماہرات طب و جراحت تھے جو اس شعبہ میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے تھے۔

ابو داود کی روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ:

"میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی اور اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تمہارے دل میں بیماری ہے" یعنی تمہاری بیماری کا تعلق دل سے ہے۔ تم حارث بن کلدہؓ کے پاس جاو جو طب کو جانتا ہے"۔[33]

حضرت حارث بن کلدہؓ بہت بڑے ماہر طب تھے۔ انہیں طبیب العرب کہا جاتا تھا۔ حضرت اُم سنان بھی جاح و طبیب تھیں۔ "ان کے پاس ان کے خاندان کی ایک خاص دوا تھی جس سے وہ زخمیوں اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں اور وہ ٹھیک ہو جاتے تھے۔"[34]

14۔ پچھنے لگانا

حضرت ابو طیبہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے تھے اور آپ ﷺ نے ان کو دو صاع غلہ دیا۔[35]

حضرت سالمؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے اور جو خون حضرت سالمؓ نے پچھنے کے ذریعے نکالا تھا وہ حضرت سالمؓ پی گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کی آپؓ کو معلوم نہیں کہ ہر قسم کا خون حرام ہے۔[36]

15۔ عامل زکوۃ

رسول اللہ ﷺ اپنے کئی اصحاب کرام کو لوگوں سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجتے تھے۔ ترمذی کی روایت ہے حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ (گائے کا وہ بچہ جس کا ایک سال مکمل ہو چکا ہو) اور ہر چالیس گائے پر ایک مسنہ (گائے کا وہ بچہ جس کے دو سال مکمل ہو چکے ہوں)[37]

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔"[38]

گویا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرامؓ میں عاملین زکوٰۃ بھی تھے۔ ان حضرات کرامؓ کی معاش کا انحصار ان کی محنت اور جدوجہد پر تھا۔ دین اسلام نے زندگی کے ہر میدان عمل میں انسان کی کوشش اور جدوجہد کا احترام کیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّه حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[39]

"جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے بہتر اعمال کا اجر دیں گے جنہیں وہ کرتے تھے۔"

## صحابہ کرامؓ کی اجتماعی آمدنیاں

### 1۔زکوٰۃ و صدقات

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر یہ ایک اہم فریضہ ہے۔ قرآن پاک میں فریضہ زکوٰۃ کے احکام کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظام میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی صدقات کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ اجتماعی حقوق ہیں اسلام جن کے متعلق غنی اور متمول کو مالی امداد کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور بعض حالات میں ان کو واجب قرار دیتا ہے اور بعض حالات میں مستحسن اور مستحب بتلاتا ہے سو اس قسم کی مالی اعانت کا نام "صدقہ" ہے۔"[40]

خیر و بھلائی کے کاموں میں صحابہ کرامؓ کا ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ان کا معمول تھا۔ عبادات ہوں یا جہاد کا میدان، زکوٰۃ و صدقات کرنا ہو غرض ہر میدان میں صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی ایک پکار پر لبیک کہتے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور دل کھول کر زکوٰۃ و صدقات دیتے تھے۔

اسلامی مملکت کے قیام اور زکوٰۃ کی فرضیت کے بعد غریبوں، یتیم، مساکین اور بیواوں کی زکوٰۃ اور صدقات سے کفالت کی جاتی تھی۔ ہجرت مدینہ کے بعد ۹ھ میں زکوٰۃ اور جزیہ کے احکامات نازل ہوئے۔[41]

ابن ہشام اس بارے میں لکھتے ہیں:

"دومتہ الجندل کے علاقے میں آباد بنو کلب کے عیسائیوں نے ٦ھ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ان کی مشہور مہم کے بعد جزیہ ادا کیا تھا۔ ۷ھ کے شروع میں خیبر کی ایک ملحقہ

آبادی تیما نے اسلامی ریاست کو جزیہ ادا کرنا شروع کیا۔ اس کے علاوہ خیبر، فدک اور وادی القریٰ کے مزارعین نے اپنی زمینی پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو بطور خراج ادا کیا تھا۔"(42)

اس جمع شدہ رقم سے عاملین زکوٰۃ کی تنخواہ ادا کی جاتی تھی۔ ان کی ضروریات کی کفالت کے لیے مناسب رقم دی جاتی تھی۔ بلاذری انساب الاشراف میں لکھتے ہیں:

"حضرت عتاب بن اُسیدؓ مکہ کے گورنر تھے، اس کے ساتھ ساتھ مسلم اراضی کی انگور اور کھجور کے پیداوار کے افسر خرص بھی تھے۔ آپؓ انگور اور کھجور کی پیداوار کی زکوٰۃ وصول کرتے تھے۔ حضرت عباسؓ بن عبد المطلب، حضرت خالد بن ولیدؓ اور دوسرے کئی صحابہ کرامؓ طائف کے علاقے میں پیداواری جائیدادیں رکھتے تھے اور حضرت عتاب بن اسیدؓ بطور گورنر ان کے صدقات وصول کرتے تھے۔"(43)

اسلامی مملکت کے قیام کے بعد مساکین اور حاجتمندوں کو زکوٰۃ اور صدقات سے اتنا کچھ ملتا کہ کوئی غریب نہیں رہتا تھا۔ اسلامی ریاست کے ابتدائی دور میں مدینہ منورہ میں غربت وافلاس کی کئی روایات ملتی ہیں، یہ وہ دور تھا کہ جس میں اصحاب کرامؓ نے اختیاری فقر اختیار کیا ہوا تھا، ہر شخص کو مختلف ذرائع سے بہت کچھ ملتا۔

## 2۔مال غنیمت

جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے مشرکین کا مال مال غنیمت کی شکل میں حاصل ہوا ہو تو وہ ہاتھ کی پاکیزہ ترین کمائی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جہاد اور غزوات میں کافی مال غنیمت حاصل ہوا تھا۔ مال غنیمت دُنیاوی فوائد وانعامات میں سے ایک انعام ہے۔ جس طرح انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے نماز، روزہ کا اہتمام کرتا ہے اور اس سے روحانی سکون خود بخود حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح جہاد سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ معاشی فوائد بھی مال غنیمت کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو غزوات اور سرایا سے کافی مال غنیمت حاصل ہوا تھا۔ مثلا جنگ بدر میں مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ملا۔

سنن ابی داود کی روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ کے پاس جب غنیمت پہنچتی تو آپ ﷺ اسے تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے اور بلالؓ کو حکم دیتے کہ بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ جس کے پاس غنیمت ہے وہ میرے پاس جمع کرادے۔ صحابہ کرامؓ اپنی اپنی غنیمتیں آپ ﷺ کے پاس جمع کرادیتے۔

آپ ﷺ اس میں سے پانچواں حصہ نکال لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیتے۔"(44)

طبقات ابن سعد میں ابن سعد مال غنیمت کا ذکر کرتے ہیں:

"سریہ زید بن حارثؓ میں بہت سامال غنیمت مسلمانوں کو ملا جس میں سونے چاندی کے سکے ،برتن اور چاندی جن کی مالیت تیس ہزار درہم تھی۔اس میں سے بیت المال کا خمس لے کر باقی اصحاب سریہ میں تقسیم کر دیا گیا۔(45) غزوہ حنین میں کفار کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور بھاگ گئے۔بہت سامال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔"(46)

غزوہ حنین کی سب سے بڑی غنیمت قبیلہ ہوازن کے پالتو جانور تھے جن میں اُونٹ اور بھیڑ بکری شامل تھے۔روایات کے روایت کے مطابق اُونٹوں کی تعداد چوبیس ہزار تھی جبکہ بھیڑ بکریاں چالیس ہزار یا اس سے کچھ کم یا زیادہ تھیں۔اس غزوہ میں چار ہزار اوقیہ چاندی ملی تھی۔جو دراہم کی صورت میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم بنتی ہے۔بعض روایات کے مطابق موتیوں کے ہار اور زیور وغیرہ بھی غزوہ حنین میں بطور مال غنیمت مسلمانوں کا ملے۔(47) مال غنیمت کی تقسیم کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنا خمس نکال کر باقی مال مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾(48)

"اے نبی ﷺ لوگ آپ ﷺ سے غنیمتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں فرمادیجئے غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہیں تو اللہ سے ڈرو(غنیمت کی تقسیم میں اختلاف نہ کرو)اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھو اور اللہ کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو"۔

مال غنیمت کے بارے میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۗ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾(49)

"اور جان لو کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ تو اللہ، رسول ﷺ، اقربا، یتامیٰ، مساکین اور مسافر کے لئے ہے۔اگر تمہارا اللہ پر ایمان ہے اور اس (نصرت) پر ایمان جو اللہ نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فرق کر دینے والے دن اس وقت نازل کی جب کہ دو فوجوں کی مڈ

بھیڑ ہوئی (تو تمہیں یہ فیصلہ ماننا ہو گا) اللہ ہر چیز پر قادر ہے (تمہاری یہ فتح اسی کی قدرت و نصرت سے ہوئی)"

3۔اموال فئے

اموال فئے کے بارے میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کہتے ہیں:

"اگر مسلمانوں کے لشکر سے کفار مغلوب ہو کر بغیر جنگ کیے مال چھوڑ بھاگیں یا جنگ کے بعد ان کی مقررہ ٹیکس پر ان ہی کی مقبوضہ رہنے دیا جائے یا ان پر خراج اور جزیہ مقرر کیا جائے تو ان سب صورتوں میں اس حاصل شدہ مال کو "فئے" کہا جاتا ہے۔"[50]

یعنی اموال فئے وہ مال اور سامان اس میں زمینیں اور جائیدادیں بھی شامل ہے جو دُشمن بھاگتے وقت چھوڑ جائے اور بغیر لڑائی کے مسلمانوں کو حاصل ہو۔ یہودیوں کا بہت سا مال مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا۔ ان مال واسباب کے بارے میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ - وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[51]

"اور جو مال اللہ نے ان کے قبضہ سے نکال کر اپنے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دیئے وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اُونٹ دوڑائے ہوں، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے تسلط عطا فرما دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول ﷺ اور رشتے داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو

روک دے اس سے رک جاو۔ اللہ سے ڈرو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (نیز وہ مال) ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ یہی راست باز لوگ ہیں۔ (اور وہ ان لوگوں کے لیے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا جائے ان کی کوئی حاجت تک یہ
اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے۔"
صحیح مسلم کی روایت ہے:

"یہ مال جو بغیر جنگ کے حاصل ہوا تھا، اس میں سے کچھ مال رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے بہت کچھ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو دیا۔ اس میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو پورے سال کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور باقی جو بچتا اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا کرتے تھے، اس سے سامان جنگ خریدتے تھے۔"(52) ان میں باغ فدک بھی شامل تھا۔

فدک کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"ہمارا کوئی وارث نہیں، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد ﷺ یعنی ازواج مطہرات اپنے گزارے کے لیے لے سکتے ہیں۔"(53)

"انصار نے کھجوروں کے جو باغات آپ ﷺ کی تحویل میں دے رکھے تھے، بنو نضیر کی فتح کے بعد وہ باغات رسول اللہ ﷺ نے ان کو واپس کر دیئے۔"(54)

اموال فئے صحابہ کرامؓ کی معاشی خوشحالی اور زرق کی فراوانی کا سبب بنے۔

## 4۔ اسراف اور تبذیر سے کنارہ کشی

اسراف یعنی حد سے تجاوز کرنا اور فضول خرچی کرنا ہے۔ ایک حدیث ہے کہ "جو شخص خرچ میں میانہ روی اور اعتدال پر قائم رہتا ہے وہ کبھی فقیر اور محتاج نہیں ہوتا ہے"۔ صحابہ کرامؓ کے ہاں مال کی کثرت اور برکت کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہ حضرات بے جا خرچ اور اسراف جیسی معاشرتی خرابیوں سے دور تھے۔ ان کی زندگیاں ہر

لحاظ سے قابل تعریف تھیں۔ ہر قسم کی فضول خرچی اور نمود و نمائش سے آزاد تھے۔ ان کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس طرح دی ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيۡنَ مَعَه اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا ۖ سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰىةِ وَ مَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ﴾(55)

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھوگے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی علامتیں سجدے کے اثر سے اُن کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ہیں اُن کے وہ اوصاف جو تورات میں مذکور ہیں"۔

5۔ عطیات و ہدایا

صحابہ کرامؓ تقویٰ اور سخاوت جیسی صفات سے مالا مال تھے۔ ایک طرف سے ہدیہ آتا دوسرے ہاتھ سے اسے تقسیم کر دیتے۔ بلکہ ایک ہی مجلس میں ہزاروں درہم و دینار ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ عطیات و ہدایہ میں ہمیشہ دوسروں سے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک بار آپ ﷺ کا تجارتی قافلہ شام سے مدینہ آیا جس میں سات سو اُونٹ تھے جو گیہوں اور دیگر اشیائے خوردنی سے لدے ہوئے تھے، آپؓ نے حضرت عائشہؓ کے اشارے پر سب کے سب اللہ کی راہ میں وقف کر دیے۔(56)

صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے، حضرت نسیبہؓ انصاریہ اس قدر مفلس تھیں کہ ان پر صدقہ کا مال حلال تھا۔ اس حالت میں بھی وہ ازواج مطہرات کی خدمت میں ہدیہ بھیجتی تھیں، ایک بار ان کے پاس صدقہ کی ایک بکری آئی تو انہوں نے اس کا گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس ہدیہ بھیجا۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

"ام عطیہ انصاریؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے۔ عرض کیا کچھ نہیں۔ البتہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپؐ نے نسیبہؓ کو بطور صدقہ بھیجا تھا اور نسیبہؓ نے اس کا گوشت بطور تحفہ ہمیں بھیجا ہے۔"(57)

صحابہ کرامؓ نہایت رحمدل اور فیاض تھے اور اکثر قرض کو معاف فرمادیتے تھے، "حضرت زبیرؓ پر حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کا چار لاکھ قرض تھا، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ادا کرنا چاہا تو بولے کہ "اگر کہو تو معاف کردوں۔"(58)

عہد رسالت میں خواتین بھی جنگی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں اور وہ یہ خدمات جذبہ جہاد کی وجہ سے سرانجام دیتی تھیں۔ جنگ خیبر کے حوالے سے ابن ہشام لکھتے ہیں:

"خیبر میں حضورؐ کے ساتھ مسلمان خواتین میں سے بہت خواتین نے شرکت کی۔"(59)

رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر میں شریک تمام خواتین کا مال غنیمت میں سے عطا کیا یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ:

> "نجدہ خارجی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرف لکھ کر سوالات بھیجے۔ ابن عباس نے فرمایا: "اگر کتمان علم کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس کے سوالات کے جوابات نہ لکھتا۔ نجدہ نے آپؓ کی طرف لکھا تھا کہ: اما بعد مجھے یہ بتائیں کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے؟ کیا آپ ﷺ انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا کرتے تھے؟ حضرت ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں لکھا کہ: تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے، وہ زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے عطیہ دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ ان کو مال غنیمت میں سے باقاعدہ حصہ نہیں دیا کرتے تھے۔"(60)

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ جنگ میں شریک ہونے والی خواتین کو مال غنیمت میں سے عطیہ دیا کرتے تھے۔

خاتمہ:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں معاشی، مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی مسائل کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں۔ جس طرح عبادات اور فرائض پر زور دیا گیا ہے اسی طرح حلال اور پاکیزہ معاش کی طلب کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حلال کمائی کو طلب کرنا فریضہ عبادت کے بعد سب سے بڑا فریضہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرامؓ کی آمدن کا انحصار ان کی محنت اور جدوجہد پر تھا۔ ان

حضرات نے غزوات میں بھی شرکت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا جس کی بدولت کثیر مال غنیمت حاصل ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی آمدن کے دیگر ذرائع بھی تھے جن کا ذکر کیا گیا۔ ان میں تاجر بھی تھے صنعت کار بھی تھے۔ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی صحبت پائی، آپ ﷺ کی تربیت میں رہے۔ حضرت عمرؓ جس شخص کو خوشحال دیکھتے تو آپؓ اس سے دریافت فرماتے کہ وہ کوئی کمائی کا کام بھی کرتا ہے اگر جواب نفی میں ملتا تو وہ شخص آپؓ کی نظر میں بے وقعت ہو جاتا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ کسی کا کمتر پیشہ اختیار کر لینا لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے۔[(61)]

# References


**1**. Alhujrat: 3
**2**. Baheeqi, Abubakr, Ahmed Ibn E Hussain, Shab Ul Emaan, Riyadh ,Al Mamlakat Ul Alarbia Al Saudia ,Maktaba Rushd Nashiroon,1423 , Volume :2 ,Page:450
**3**. Ibn E Qutaiba, Abo Muhammad Bin Muslim ,Almaarif Tahqeeq,Dr.Sarwat Ukasha ,Berut,Darara Al Maarif, 1421,Page:575
**4**. Alkatani ,Muhammad Abdul Hai, Altarteeb Ul Idaria, Tahqeeq, Abdullah Alkhalidi ,Berut, Daral Kutub, Al Islamia, Volume: 1,Page:114
**5**. Abo Dawood,Suliman Bin Al Ashas, Alsunan, Riyadh, Dar Alsalam ,Kitab Ul Ijra, Bab Al Naha Ani Al Ghash, Page:141
**6**.Alkhizai, Abo Al Hasan, Ali,Takhreej Aladalalat Al Sameia ,Tahqeeq Ihsan Abbas, Berut, Daral Kutub,Alislami,1411,Page:466
**7**. Ibn E Abdul Bar, Abo Umar Yousaf Bin Abdullah, Alisteab Fi Asma Al Ashab, Berut, Daral Kutub, Alislami, 1401, Volume: 1,Pagr: 60
**8**.Muslim Bin Hujaj, Imam, Aljame Al Muslim , Berut Dar Ibn E Kaseer 2002, Kitab Ul Masajid, Wa Mawazi Alsalah, ,Bab, Tahreem Alkalam Fi Al Salah, Wa Nasakha Ma Kana,Min Ibahati Hi, Number:537
**9**. Ibn Ehajar,Ahmed Ali Asqalani, Alisaba Fi Tameez Alsahaba, Misr ,Dar Saadir ,1328, Volume:4,Pagr;244
**10**. Muslim Bin Hujaj, Imam, Aljame Al Muslim, Kitab Ul Boyo, Bab Kar Ul Arz, Hadees Number:1416
**11**. Muslim Bin Hujaj, Imam, Aljame Al Muslim, Riyadh, Almalaka Tu Al Saudi Al Arbia , Dar Alsalam, Linashr E Watozee, 2000,Kitab Fazail Ul Alsahaba, ,Bab Man Fazail U Abi Hurera,Pagr:1116
**12**. Al Nisai, Abo Abdur Rehman, Ahmed Bin Shoib, Alsunan, Riyadh Dar Al Salam, 1422, Kitab Alzakat ,Bab Jud Almqul,S:2251
**13**. Ibn E Abdul Bar, Abo Umar Yousaf Bin Abdullah, Alisteab Fi Asma Al Ashab, Volume: 2 ,Pagr: 441
**14**.Al Tibrani Abo Al Qasim, Sulaiman Bin Ahmed, Almajam Alawsat, Qahira, Misr , Dar Al Haramian, 1415, Page;160
**15**. Ibn E Hajar ,Ahmed Ali Asqalani, Alisaba Fi Tameez Alsahaba, Volume :1 ,Page ;519
**16**. Ezan: Volume :4 Page:284
**17**.Sadeeqi, Yaseen, Mazhar, Nabi Akram Aor Khawateen, Lahore, Metro Printers 2011, Page;151
**18**. Al Khizae, Abu Alhasan ,Ali Bin Muhammad, Takhreej Aldalalat ,Tahqeeq Ihsan Absa, P :721
**19**. Ibn Ehajar,Ahmed Ali Asqalani, Al Isaba Fi Tameez Alsahaba, Volume :3 ,Page ;538
**20**. Ibn E Abdul Bar, Abo Umar Yousaf Bin Abdullah, Alisteab Fi Asma Al Ashab, Vol:1 ,P: 261
**21**. Bukharai, Muhammad Bin Asmaiel, Aljame Al Saheeh, Riyadh, Dara Al Salam . 1421, Kitab Ul Boyoo, Bab Zikr Alqin Wal Ihdad, Page:163
**22**. Eazan, Bab Zikr Alkhiyat Page:163
**23**. Abn E Qutaiba, Abo Muhammd Abdullah Bin Muslim, Almarif, Page:575
**24**. Ibn Ul Aseer, Abo Al Hasan, Asad Alghaba, Berut, Lubnan, Dar Al Kutub Al Ilmia, 1415, Volume:2, Page:232
**25**. Bukhari, Muhammad Bin Ismaiel, Aljame Al Saheeh, Kitab Al Juma, Bab Qoul Allah Taala, Fa Iza Quziyat Al Salah,Hadees Number;938

**26**. Ibn E Rushd, Abo Al Waleed, Muhaammad Bin Ahmed, Albayan, Waltahseel, Wal Ashrah Wal Tujeeh Wal Taleee, Li Masail Al Mustkhrajia, Berut, Labnan, 1408, Volume:4,Page;454
**27**. Ibn E Abd Rabih, Ahmed Bin Muhammad Alfaqeeh, Berut, Labnon, Darl Kutub Alilmia, 1404,Volume:5, Page:9
**28**. Ibn E Hajar,Ahmed Ali Asqalani, Alisaba Fi Tameez Alsahaba, Volume :1 ,Page ;326
**29**. Ibn E Abdul Bar, Abo Umar Yousaf Bin Abdullah, Alisteab Fi Asma Al Ashab, Volume: 1 ,Page: 516
**30**. Aldawoodi, Ahmed Bin Nasr Al Maliki, Alfaqeeh, Alamwal, Berut, Labnan, Dar Al Kutub Al Ilmia, 2008,Page:46
**31**. Ibn E Maja, Muhammad Bin Yazeed, Sunan Ibn E Maja, Karachi, Noor Muhammad Printers, Kitab Altijarat, Bab No;3 Hadees No:2204
**32**. Bukhari, Muhammad Bin Ismaiel, Aljame Al Saheeh, Kitab Al Zakat, , Bab Alzakat, Ala Zouj Wal Ieetam Fi Al Hijr, Hadees Number;1466
**33**. Al Sajestani, Abo Dawood, Sulaiman Bin Ashas, Sunan Abe Dawood, Riyadh, Dar Al Salam, 1422, Kitab Altib, Bab Fi Tamrati Al Ajwa, Page:1508
**34.** Alwaqeedi, Muhammad Bin Umar, Kitab Al Maghazi, Maqam Ashat Nadarad, Alam Al Kutub, Volume;1page:687
**35**.Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Kitab Al Tib, Bab Al Hijama Min Al Daa, Page ;487
**36**. Ibn E Abdul Bar, Abo Umar Yousaf Bin Abdullah, Alisteab Fi Asma Al Ashab, Vol: 1 ,P: 341
**37**. Al Termizi, Abi Eesa Muhammad Bin Eesa, Sunan Al Tirmizi, Kitab Al Zakat, Bab Maja Fi Al Zakat Al Baqar, Page:1707
**38**. Al Nesabori, Muslim Bin Hujaj, Saheeh Muslim, Kitab Alzakat Fazail Al Ashaba, Bab Fi Taqdeem Alzakat Wa Manaha, Page:832
**39**. Al Nahl :97
**40**. Molana, Hifz Ur Rehman ,Sayoharwi, Islam Ka Iqtisadinizam, Shekh Ul Hind Acadmi,Page: 254
**41**. Shibli Nomani, Mulana Syed Salman Nadwi, Seat Alnbi, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Volume:3, Page:124
**42**. Ibn E Hisham, Abo Muhammadabdul Malik, Alseerah Al Nabuwah, Idara Islamiat, Lahore, 1998 Volume2, Page:632
**43**. Al Bilazari, Ahmed Bin Yahya, Ansab Al Ashraf, Berut, Dar Al Kutub Alislami, 1417, Volume:2,Page:150
**44**. Abo Dawood,Suliaman Bin Al Ashas, Alsunan,Bab Fi Al Gholol, Aza Kana Yaisir Ai Utrakho Al Imam Wala Uhariq Wahlo
**45**. Ibn Esad, Muhammad Bin Sad,Altabqaat Byan Saraya, Berut, Maktab Al Khan Jee, 1421,Volume:1page:521volume:2page 152
**46**.Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Kitab Al Maghazi, Bab Bab U Ghazawat Al Hunain, Page ;487
**47**. Ibn E Sad, Muhammad Bin Sad,Altabqaat Bbyan Saraya, Volume:2page 152
**48**. Alanfal:1
**49**. Alanfal:41
**50**. Mulana Hifz Urehman , Sauharwi, Islam Ka Iqtisadi Nizam, Page:251
**51**. Al Hashar: From 6 To 9
**52**. Muslim Bin Hujaj, Imam, Aljame Al Muslim, Kitab Jihad, Bab Hukm Ul Fai, , Hadees Number:1517
**53**. Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Kitab Al Maghazi, Bab Hadees Bin Nuzair, Hadees No ;1402
**54**. Ezan , Kitab Al Khums, Bab Kaifa Qsama Alnbi,
**55**.Alfath :29
**56**. Ahmed Bin Hanbal , Musnad Ahmed Bin Hanbal. Volume;6,Page:115
**57**. Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Kitab Al Maghazi, Bab Iza Tahawalat Alsadaqa, Hadees No ;1407
**58**. Ezan, Kitab Al Jihad, Ba B Tarkuhu Al Ghazi ,Fi Malih Hian Wa Mitan Hadees No:1352
**59**.Ibn Ehisham, Abo Muhammad Abdul Malik, Alseera Alnabuwa, Idara Islamiat, Lahore:1998, Volume;2,Page:452
**60**. Muslim Bin Hujaj, Imam, Aljame Al Muslim, Kitab Jihad Wal Siar, Bab Alnisa Alghaziyat Hadees No:2179
**61**. Mulana Hifz Urehman , Sauharwi, Islam Ka Iqtisadi Nizam, Page:135